اسلام کی اصل تعبیر

مسلک اہل حدیث

مولانا محمد نعیم رضوان
مدرس جامعہ رحمانیہ سرگودھا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد: اعوذباللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ان الدین عند اللہ الاسلام

اسلام ان احکامات کا نام ہے جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر محمد عربی ﷺ پر بذریعہ وحی نازل فرمایا اور وحی کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ وحی جلی، جسے قرآن کریم کہا جاتا ہے۔

۲۔ دوسری وحی خفی جسے حدیث شریف کہا جاتا ہے۔ تو گویا اسلام قران و حدیث کا نام ہے۔ اسی لئے خیر القرون کے زمانہ میں لوگ صرف قرآن وحدیث پر ہی عمل کیا کرتے تھے۔ کوئی تیسری چیز اسلام میں شامل نہیں کی گئی تھی لہٰذا ان میں کسی قسم کا کوئی فرقہ بھی پیدا نہ ہوا۔ اس کے بعد تقلید وغیرہ کے زیر اثر لوگوں نے اپنے اپنے اماموں کے اقوال کو اسلام قرار دیکر ان پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ نتیجۃً مختلف گروہوں نے جنم لیا اور ہر گروہ اپنے اپنے امام کی طرف منسوب ہوا۔

اس دوران عاملین قرآن وحدیث جو صحابہ وتابعین کی طرح صرف قرآن وحدیث کو ہی مشعل راہ سمجھتے تھے ''اہلحدیث'' اور اصحاب حدیث کے نام سے متعارف ہوئے اور صرف قرآن وحدیث ہی کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ اسلام کی اصل ہے اور اصل صرف ایک ہوا کرتی ہے۔ اور جو بھی اصل سے انحراف کرتا ہے فرقہ بن جاتا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔

کہ اللہ تعالیٰ کی رسی (قرآن وحدیث) کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقوں میں نہ بٹو۔ گویا قرآن وحدیث سے انحراف فرقہ بندی کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ صحابہؓ وتابعینؒ کے درمیان کسی خاص آدمی کی رائے اور قیاس کا وجود نہ تھا بلکہ خالص قرآن وحدیث سے راہنمائی حاصل کی جاتی تھیں۔ اس لئے کوئی فرقہ قائم نہ ہوا ایک دوسرے پر فتویٰ بازی نہ کی گئی کسی صحابی نے اپنے دلائل کو مضبوط سمجھ کر اور اپنے اقوال کو بنیاد بنا کر اپنے نام کا کوئی فرقہ جاری نہیں کیا۔ اور نہ ہی ان میں کوئی فرقہ بندی قائم ہو سکی۔ حالانکہ حضرت عمرؓ جیسے صحابہ کرام موجود تھے جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا اور پھر ان کے ہاتھ میں حکومت آئی تو اگر چاہتے تو لوگوں کو زبردستی اپنی اطاعت پر آمادہ کر سکتے تھے لیکن ایسا نہ کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایسا کرنے سے امت فرقوں میں بٹ جائے گی۔ اور پھر اس کے بعد ایسا ہی ہوا جب قرآن وحدیث کو چھوڑ کر شخصیات

> مسلک اہلحدیث ہی اسلام کا اصل نام اور پہچان ہے کیونکہ اس مسلک کے حاملین اپنے تمام معاملات میں اسلام کی بنیاد قرآن وحدیث کو ہی اپنا مرکز ومحور بناتے ہیں۔

کے اقوال کو دعوت دی گئی لوگوں نے فرقے بنانے شروع کر دیئے اور مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے حالانکہ ایسے ہی اختلاف صحابہؓ و تابعینؒ میں بھی موجود تھے لیکن چونکہ وہ بنیاد صرف قرآن وحدیث کو ہی سمجھتے تھے لہٰذا اس لئے کوئی فرقہ قائم نہ ہو سکا گویا تقلید اصل فرقہ بندی کا سبب ہے ادھر لوگ فرقوں میں تقسیم ہوتے رہے اور ادھر صحابہ وتابعین کے ورثاء (اہلحدیث) لوگوں کو قرآن وحدیث کی دعوت دیتے رہے حتی کہ اس دورمیں بھی لوگ قرآن وحدیث کی دعوت دیتے ہیں اور الحاد و اختلاط کے اس دور میں بھی جبکہ بہت سے فرقے بن جاتے اور دین میں آمیزش کر لینے کے باوجود بھی اسلام کا دعوی کرتے ہیں بہت سے دلائل اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مسلک اہلحدیث ہی اسلام کا اصل نام اور اس کی پہچان ہے نیز اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے یہ مسلک تمام امور میں اس اسلام کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے پیش کیا تھا جو اسلام کا دعوی کرنیوالا کوئی دوسرا فرقہ نہیں رکھتا ان میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

لایزال من امتی امة قائمة بامر الله لایضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذالک (متفق علیه)

میری امت میں ایک ہمیشہ امر اللہ یعنی اسلام پر قائم رہے گی یہاں تک کہ قیامت آئے گی اور ان کی مخالفت کرنیوالا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

ظاہر ہے اس سے مراد حاملین قرآن و حدیث کی جماعت ہی ہے کیونکہ تیسری صدی، ہجری کے آخر تک نہ کسی فقہ کا وجود تھا اور نہ ہی ان کے علاوہ کوئی تقلیدی فرقہ موجود تھا ورنہ یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ تین صدیاں اس جماعت سے خالی تھیں جس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ حق پہ قائم رہے گی نیز اس کے مؤید رسول اللہ ﷺ کا وہ صریح قول بھی ہے کہ آپ نے فرمایا میری امت کے 73 فرقے ہوں گے ان میں سے صرف ایک جنتی ہوگا۔ اور اسکے علاوہ باقی تمام جہنمی ہوں گے تو صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ ایک فرقہ جنتی کون ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو میرے اور میرے صحابہؓ کے طریقے پر عمل کرنے والے ہوں گے اور یہ واضح ہے کہ صحابہ کرام کا مسلک حنفی، شافعی، مالکی، اور حنبلی وغیرہ نہ تھا بلکہ خالص کتاب وسنت تھا۔

صاحب مشکوٰۃ نے ترمذی کے حوالہ سے امام علی بن مدینی کا قول نقل کیا کہ اس جماعت سے مراد اصحاب الحدیث یعنی اہلحدیث ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے مذکورہ فرمان کا حصہ ہے کہ ان کی مخالفت کرنیوالا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا اور یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ مسلک اہلحدیث کے خلاف تقریریں کرنیوالے یا اشتہارات شائع کرنیوالے ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے بلکہ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ یہ اشتہارات اور تقاریر پر لوگوں کے مسلک اہلحدیث قبول کرنے کا سبب بنیں اور قرآن وحدیث کا تعارف نصیب ہوا حالانکہ قبل اس کے وہ مسلک اہلحدیث کو جانتے تک بھی نہ تھے۔

رسول اللہ ﷺ کو قیامت تک کے لوگوں کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے گویا اسلام وہ مذہب ہے جو کسی ترمیم کے قیامت تک لوگوں کی رہنمائی کرے اور ان کے مسائل کو حل کرے اور یہ خوبی صرف مسلک اہلحدیث میں پائی جاتی ہے کہ اس میں کسی قسم کی ترمیم کی ضرورت نہیں پڑتی اور ہر دور کے تقاضوں پر پورا اترتا ہے باقی فرقوں کو اپنے مسلک میں وقت کے مطابق ترمیم کرنی پڑتی ہے مثلاً احناف کے نزدیک مصر جامع کے علاوہ گاؤں وغیرہ میں جمعہ ادا نہیں کیا جاسکتا اور

> مسلک اہلحدیث کی حقانیت کی یہ بھی دلیل ہے کہ اس کے مسائل میں کسی دور میں بھی حالات کے موافق ترمیم نہیں کرنا پڑتی کیونکہ اسلام تو قیامت تک کیلئے مکمل دین ہے اور اسلام کا دوسرا نام ہی مسلک اہلحدیث ہے۔

ابتدائی دور میں اس پر عمل جاری رہا لیکن موجودہ دور کے مطابق اس میں ترمیم کرنا پڑی اور اب احناف ہر گاؤں میں جمعہ ادا کرتے ہیں اس طرح اردو زبان میں خطبہ جمعہ ادا کرنے کا مسئلہ اور مہر کا مسئلہ وغیرہ، الغرض جس مسلک میں ترمیم کی ضرورت پیش آئے وہ عین اسلام نہیں ہو سکتا کیونکہ اسلام میں اتنی وسعت ہے کہ وہ ہر دور کے تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے دور میں کفار لوگوں کو آپ کی باتیں سننے سے منع کیا کرتے اور کہتے کہ یہ جادوگر ہے اور جو بھی اسکی بات سنتا ہے وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور مسلمان ہو جاتا ہے اور آج یہی جملہ مسلک اہلحدیث کے متعلق دہرایا جاتا ہے کہ انکی باتیں نہ سنی جائیں کیونکہ سننے والا انہیں کا ہو کر رہ جاتا ہے حالانکہ یہ جادوگری نہیں بلکہ حق کی خوبی ہے کہ اسے سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

رسول اللہ ﷺ کے دور میں جو شخص مسلمان ہو جاتا اُس پر طرح طرح کے مصائب ڈھائے جاتے حتی کہ گھر سے نکلنے پر مجبور کر دیتے اور پھر مسلمان بھی کسی مصیبت کی پرواہ نہ کرتے اور اسلام کی خاطر گھر بار چھوڑ دیتے لیکن اسلام کو ترک نہ کرتے آج بھی بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ مسلک اہلحدیث قبول کرنیوالوں کو اس طرح تکلیفیں دی جاتی ہیں لیکن وہ سب کچھ برداشت کر لیتے مگر اس مسلک کو نہیں چھوڑتے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا۔

اگر یہ لوگ تمہارے ایمان جیسا ایمان لے آئیں تو پھر ہدایت یافتہ ہوں گے گویا صحابہ کے ایمان کو معیار قرار دیا گیا ہے اور صحابہ کا ایمان صرف قرآن و حدیث پر ہی تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت (یعنی مسلمان) 73 فرقوں میں بٹ جائیں گے ان میں سے صرف وہ لوگ جنت میں جائیں گی جو میرے اور میرے صحابہؓ کے طریقے پر ہوں گے گویا آپ کے دور کا اسلام کیا تھا؟ احادیث کے مطالعہ سے اس کا جواب مل جاتا ہے کہ وہ صرف قرآن و حدیث ہی تھا اور مسلک اہلحدیث بھی قران و حدیث ہی کا نام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بعد میں جتنے مسالک پیدا ہوئے وہ کامل اسلام نہیں بلکہ اس کے ٹکڑے ہیں استدلال یوں بھی ہے کہ مسلمانوں کے سب گروہ قرآن و حدیث پر یقین رکھتے ہیں کوئی بھی ان کا انکار نہیں کرتا اختلاف اور گروہ بندی کا سبب کوئی اور چیز ہے اور وہ ہیں اپنے اپنے ائمہ کے اقوال۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اسلام وہی ہے۔ سب گروہ مانتے ہیں اور جسے کوئی ایک گروہ مانے باقی گروہ نہ مانیں وہ اسلام نہیں ہو سکتا۔

جب رسول اللہ ﷺ نے قیصر کو اسلام کی دعوت کا خط لکھا تو اس نے تحقیق کیلئے ابوسفیان سے چند سوالات کئے جن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ کیا اس نبی کے ماننے والے بڑھ رہے ہیں جب ابوسفیان نے اثبات میں جواب دیا تو قیصر نے کہا بے شک ایمان کی یہی تاثیر ہے کہ وہ بڑھتا رہتا ہے۔ جب تک کہ وہ پورا کمال حاصل نہ کرے یعنی کہ یہ خوبی ہے کہ وہ کمال پر پہنچنے تک بڑھتا رہتا ہے۔ الحمدللہ یہ خوبی بھی مسلک اہلحدیث میں پائی جاتی ہے اور یہ مسلک دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے اور آئے روز لوگ کثیر تعداد میں مسلک اہلحدیث قبول کر رہے ہیں۔ اگر اہلحدیث مساجد میں غور کیا جائے تو اکثریت ان نمازیوں کی نظر آتی ہے جو پیدائشی اہلحدیث نہیں ہوتے بلکہ بعد میں اہلحدیث مسلک قبول کیا حتی کہ بعض مقام پر تو ساری جماعت ہی اہلحدیثوں کی ہوتی ہے۔

قیصر نے ابوسفیان سے دوسرا سوال یہ بھی کیا کہ کوئی شخص بیزار ہو کر اس کے دین کو چھوڑ بھی دیتا ہے جب ابوسفیان نے جواب نفی میں دیا تو قیصر نے کہا بے شک ایمان کی یہی حالت ہے کہ جب دل کے اندر جا پہنچتا ہے تو پھر دل سے جدا نہیں ہوتا یعنی یہ بھی حق کی خوبی ہے کہ دلوں میں گھر کر جاتا ہے اور یہ خوبی بھی مسلک اہلحدیث میں بدرجہ اتم موجود ہے آپ کو ایسے لوگ تو کثرت سے مل سکتے ہیں جنہوں نے صحیح تحقیق کے بعد دیگر مسالک سے بے زار ہو کر مسلک اہلحدیث قبول کیا ہے لیکن ایسا شخص کوئی بھی نہیں آئے گا جس نے مسلک اہلحدیث سے بیزار ہو کر اس کو چھوڑا ہو۔

تلك عشرة كاملة